# قربانی کے جانور کا دودھ استعمال کرنا

**مجیب:** مفتی محمد قاسم عطاری

**فتوی نمبر:** Sar-7865

**تاریخ اجراء:** 06ذی القعدۃ الحرام 1443ھ/06جون 2022ء

## دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے قربانی کی نیت سے ایک بکری خریدی ہے اور اب اس نے دودھ دینا شروع کر دیا ہے، تو کیا ہم وہ دودھ استعمال کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب جانور کو قربانی کی نیت سے خرید لیا جائے، تو اُس جانور سے ہر قسم کی مَنْفَعَت یعنی نفع حاصل کرنا مکروہ و ممنوع ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ جانور اپنے تمام اجزاء کے ساتھ قُربت (یعنی نیکی) کے لیے متعین ہو چکا ہے اور یہ قربت اُسی وقت حاصل ہو گی جب اللہ تعالیٰ کے نام پر اس جانور کا خون بہایا جائے، اس لیے جب تک جانور سے یہ اصل غرض حاصل نہ ہو جائے، تب تک اس سے ہر قسم کا انتفاع مکروہ و ممنوع ہے۔ مَنْفَعَت حاصل کرنے سے مراد ذبح سے پہلے کسی بھی انداز میں اُس جانور سے فائدہ حاصل کرنا ہے، مثلاً اُون اتار کر بیچنا یا خود استعمال کرنا، دودھ دوہنا، سواری کرنا یا کرائے پر دینا وغیرہا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ اس بکری کا دودھ استعمال نہیں کر سکتے، بلکہ اولاً اس کے تھنوں پر ٹھنڈے پانی کا چھڑکاؤ کریں تاکہ تھن خشک ہو جائیں اور اگر اس سے کام نہ چلے اور دودھ دوہنا ہی پڑے، تو دودھ نکال کر اُسے صدقہ کریں، نیز اگر اس سے پہلے اس قربانی کے جانور کا دودھ دوہ چکے ہیں، تو اُسے ہی یا اگر اُسے بیچ دیا یا استعمال کر لیا ہے، تو اُس کی قیمت شرعی فقیر پر صدقہ کرنا لازم ہے۔

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانے کی ممانعت کے متعلق علامہ ابو المعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 616ھ/1219ء) لکھتے ہیں: "یکرہ لہ ان یحلب الاضحیۃ، ویجز صوفھا قبل الذبح، وینتفع بہ، لان الحلب والجز تفویت جزء منھا، وقد التزم التضحیۃ بجمیع اجزاءھا، فلا یجوز لہ ان یحبس شیئا منھا، وان فعل ذلک تصدق بھا" یعنی ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کا دودھ دوہنا اور اُس کی اُون کاٹ کر اُس

سے نفع حاصل کرنا مکروہ ہے، کیونکہ دودھ دوہنا اور اُون اُتارنا قربانی کے جانور کے جزء کو ضائع کرنا ہے، حالانکہ وہ شخص اُس جانور کے تمام اجزاء سمیت اُس کی قربانی اپنے اوپر لازم کرچکا ہے، لہٰذا (قربانی سے پہلے) اِس شخص کو اُس جانور میں سے اپنے لئے کسی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں، اور اگر ایسا کرلیا تو اُس (حاصل شدہ) چیز کو صدقہ کرنا ضروری ہے۔(المحیط البرھانی، کتاب الاضحیۃ، الفصل السادس الانتفاع بالاضحیۃ، جلد6، صفحہ94، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

قربانی کے جانور سے مَنْفَعَتْ حاصل کرنے کی ممانعت کی علت بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”والسر فی ذلک ما یستفاد من کلمات العلماء الکرام ان اصل القربۃ فی الاضحیۃ انما تقوم باراقۃ الدم لوجہ اللہ تعالی فما لم یرق لا یجوز الانتفاع بشیئ منہ حتی الصوف واللبن وغیر ذلک لانہ نوی اقامۃ القربۃ بجمیع اجزائھا“ ترجمہ: اور قربانی کے جانور سے انتفاع کی ممانعت کا راز جو کلماتِ فقہاء سے مستفاد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قربانی کی نیکی اسی صورت میں مکمل ہوتی ہے جب اللہ کی رضا کے لیے جانور کا خون بہادیا جائے، تو جب تک یہ قربت واقع نہیں ہوگی، قربانی کے جانور سے ہر قسم کا نفع اٹھانا، جائز نہیں ہوگا، حتی کہ اُون اور دودھ وغیرہ سے بھی، اس لیے کہ جو انسان قربانی کا جانور خریدتا ہے وہ اس کے تمام اجزا کے ساتھ قربت یعنی نیکی کرنے کی نیت کرچکا ہوتا ہے، اس لیے جب تک جانور سے یہ اصلِ غرض حاصل نہیں ہوتی، اس سے ہر قسم کا انتفاع مطلقا منع ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ511، 512، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور قربانی کا جانور دودھ دینے والا ہو، تو اُس کے متعلق تفصیلی حکم بیان کرتے ہوئے ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: ”فان کان فی ضرعھا لبن وھو یخاف علیھا ان لم یحلبھا نضح ضرعھا بالماء البارد حتی یتقلص اللبن لانہ لا سبیل الی الحلب ولا وجہ لابقائھا کذلک لانہ یخاف علیھا الھلاک فیتضرر بہ، فتعین نضح الضرع بالماء البارد لینقطع اللبن فیندفع الضرر، فان حلب تصدق باللبن“ ترجمہ: اگر قربانی کے جانور کے تھنوں میں دودھ موجود ہو اور اگر دودھ نہ دوہے تو جانور کے ہلاک یا بیمار ہونے کا خوف ہو، تو اُسے چاہیے کہ اُس کے تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑکے یہاں تک کہ تھن کا دودھ خشک ہوجائے، کیونکہ بلاعذر دودھ دوہنے کی شرع میں کوئی راہ نہیں اور یونہی دودھ کو تھنوں میں باقی رکھنے کی بھی کوئی صورت نہیں ہے، کیونکہ اِس صورت میں جانور کی ہلاکت کا اندیشہ ہے، جس سے مالک کو ضرر پہنچے گا،

لہٰذا تھنوں پر ٹھنڈا پانی ڈالنے کا حکم متعین اور لازم ہو گیا، تاکہ دودھ روکا جاسکے اور ضرر دور ہو جائے، لیکن اگر دودھ دوہ لیا، تو اُس دودھ کو صدقہ کرے۔(بدائع الصنائع، کتاب التضحیہ، جلد4، صفحہ220، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”جانور دودھ والا ہے تو اُس کے تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑکے کہ دودھ خشک ہو جائے اگر اس سے کام نہ چلے، تو جانور کو دوہ کر دودھ صدقہ کرے۔“(بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ347، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دودھ بیچنے کی صورت میں قیمت صدقہ کرنے کے بارے میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ولو اشتری بقرۃ حلوبۃ واوجبھا اضحیۃ فاکتسب مالا من لبنھا یتصدق بمثل ما اکتسب“ ترجمہ: اگر کسی نے بطورِ قربانی گائے خریدی اور اُس کے دودھ کے ذریعے مال کمایا، تو اُس مالک نے جتنا کمایا، اُتنی مقدار برابر مال صدقہ کرے گا۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الاضحیہ، جلد5، صفحہ301، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ” ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لیے کاٹ لینا یا اُس کا دودھ دوہنا مکروہ و ممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت پر دینا غرض اس سے منافع حاصل کرنا منع ہے اگر اس نے اون کاٹ لی **یا دودھ دوہ لیا تو اسے صدقہ کردے** اور اُجرت پر جانور کو دیا ہے تو اُجرت کو صدقہ کرے اور اگر خود سوار ہوا یا اس پر کوئی چیز لادی تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی، **اتنی مقدار میں صدقہ کرے۔**“(بہارِ شریعت، حصہ 15، جلد3، صفحہ347، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DarulIftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net